سیرت

سیّد احمد شہیدؒ

حصہ اوّل

۱۴۳۲ھ-۲۰۱۱ء

اردو.........نواں ایڈیشن.....................لکھنؤ
انگریزی.........(بعد ترمیم واضافہ) دوسرا ایڈیشن.........لکھنؤ
عربی.............(بعد تلخیص) تیسرا ایڈیشن.....کویت وبیروت

نواں ایڈیشن

۱۴۳۲ھ ــــــــــــ ۲۰۱۱ء

نام کتاب:............ سیرت سید احمد شہیدؒ (حصہ اول)

کمپوزنگ:............ حامد (خوشنویس) لکھنؤ

طباعت:............ آزاد پرنٹنگ پریس، لکھنؤ

صفحات:............

تعداد:............ ایک ہزار

قیمت:............ دوسو پچاس روپے

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام

پوسٹ باکس نمبر ۱۱۹، ندوۃ العلماء لکھنؤ

تیسرا باب

چوتھا باب

پانچواں باب

محمد یوسف (۱) نبیرۂ حضرت شاہ اہل اللہ (برادر حضرت شاہ ولی اللہؒ) مع خاندان، مولوی وجیہ الدین، حکیم مغیث الدین، حافظ معین الدین وغیرہ مع اہل وخاندان واقرباء مرید ہوئے (۲) اور جولوگ نہیں آسکتے تھے، انہوں نے اپنے اپنے وطن اور مقام کی دعوت دی۔

مولانا محمد اسحٰق کی آمد

اسی زمانے میں آپؒ کے برادر معظم مولانا سید محمد اسحٰق آپ کی ملاقات کے لئے دہلی تشریف لائے اور آٹھ برس کے بعد دو بچھڑے ہوئے بھائی ملے، مولانا نے فرمایا کہ "مجھے نواب صاحب کے لشکر سے تمہاری واپسی دہلی کا علم ہوا، مجھ کو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو، تم کہیں دور چلے جاؤ، پھر ملاقات ہونی دشوار ہو، اس خیال سے میری طبیعت کو قرار نہ ہوا، میں جلد محسن خاں کو ساتھ لے کر وہاں سے ادھر روانہ ہوا" (۳)، سید صاحبؒ نے ان کو اطمینان دلایا اور فرمایا کہ ان شاء اللہ جلد وطن آؤں گا۔

مولانا سید اسحٰق وطن واپس ہوئے تو لکھنؤ میں اعزاء اور برادری کے جو لوگ موجود تھے، ملاقات کے لئے آئے اور سید صاحبؒ کا حال پوچھا، مولانا نے فرمایا کہ:

> "عنایت الٰہی سے سید احمد کو وہ رتبہ حاصل ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا ہوں، اپنی تو عمر میں نہ اس رتبے کا آدمی دیکھا ہے، نہ سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت بے غایت سے ایسا علم باطنی ان کو عطا فرمایا ہے کہ دہلی کے تمام علماء اور فضلاء ان کی طرف رجوع ہیں، اور ان کی تقریر کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا اور ہم سے مولویوں کا وہاں کیا شمار کہ ان کے آگے بولیں، اور چوں وچرا کا لب کھولیں، ان کو علم وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔" (۴)

یہ سن کر برادری کے لوگ ہنسے اور کہنے لگے کہ وہ آپ کے بھائی ہیں جو چاہئے، فرمایئے ہم ان کو خوب جانتے ہیں، ان میں یہ مادہ اور لیاقت کہاں؟

---

(۱) مولانا محمد یوسف پھلتی سید صاحبؒ کی جماعت کے ممتاز ترین فرد تھے، سید صاحبؒ سے نہایت گہرا اور والہانہ تعلق تھا سید صاحبؒ ان کو لشکر اسلام کا قطب کہتے تھے، سید صاحبؒ کے اہل ارادت وتعلق میں ان کو اولیت اور بڑی خصوصیت حاصل تھی۔ (۲) مخزن احمدی ص ۴۷۔ (۳) "وقائع احمدی" ص ۱۱۱ (۴) ایضاً ص ۱۱۴

مولانا نے فرمایا کہ ”میں نے مبالغے سے کام نہیں لیا، جب وہ آئیں گے تو تم خود دیکھ لوگے۔“(۱)

مقبولیت وشہرت اور سفر

دن بدن آپ کی مقبولیت وشہرت بڑھتی گئی، یہ معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دفعۃً اپنے بندوں کے قلوب عموماً اور علماء وصلحاء کے خصوصاً آپ کی طرف پھیر دیئے ہیں، باہر سے کثرت سے دعوت نامے آنے شروع ہوئے، جب بہت سے دعوت نامے جمع ہوگئے تو آپ نے مولانا اسمٰعیل کے ہاتھ یہ سب دعوت نامے حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں بھیج دیئے اور عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہو، کیا جائے، شاہ صاحبؒ نے اپنا لباس خاص پہنایا اور بڑی خوشی کے ساتھ رخصت کیا۔

دوآبے کا دورہ

اس سفر میں جس کثرت کے ساتھ مسلمانوں نے آپ کی تشریف آوری سے دینی نفع اور خیر وبرکت حاصل کی اور ان مقامات میں جیسی اصلاح ہوئی اور جس محبت واخلاص اور گرمجوشی سے ہر جگہ آپ کا استقبال ہوا، اس کا کچھ اندازہ کرنے کیلئے ایک رفیق سفر کے حوالے (۲) سے اس سفر کی روداد پیش کی جاتی ہے، اس سے یہ بھی اندازہ ہوگا کہ اس زمانے تک مسلمانوں میں دین کی کیسی طلب اور قدر، اہل دین سے محبت اور اثر پذیری اور صلاحیت موجود تھی اور وہ کسی طرح دینی استفادے کے لئے پروانہ وار ہجوم کرتے تھے، اس کا بھی اندازہ ہوگا کہ اس قلیل مدت اور آغاز عمر ہی میں سید صاحب کی شہرت ومقبولیت کس قدر پھیل گئی تھی۔

غازی الدین نگر

دہلی سے چل کر پہلی منزل غازی الدین نگر (۳) میں ہوئی، شہر سے باہر دوسو آدمیوں نے جو شہر کے ممتاز اور معزز لوگ تھے، بڑھ کر استقبال کیا اور بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ آپ کو فرودکش کیا اور ضیافت کی اور عرض کیا کہ ہم مدت سے حصول فیض کے آرزومند تھے، اللہ تعالیٰ

---

(۱) ”وقائع احمدی“ ۱۱۴ (۲) مولوی سید جعفر علی صاحب بحوالہ محسن خاں خادم ورفیق قدیم حضرت سید صاحبؒ (منظورہ) (۳) موجودہ غازی آباد